۸۰-انواع پر مشتمل علوم و معارفِ قرآنی کا بیش بہا ذخیرہ

الإتقان
في علوم القرآن

اردو

فہمِ قرآن کے لیے اہم اور بنیادی کتاب

تالیف

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

۸۴۹ھ ——— ۹۱۱ھ

۱۹۰ انار کلی لاہور

ادارہ اسلامیات

۷۲۴۳۹۹۱ — ۷۳۲۴۴۱۲ — ۷۳۵۳۲۵۵

فیکس: ۷۳۲۴۴۱۲ - ۰۴۲ - ۰۹۲

۸۰- انواع پر مشتمل علوم و معارفِ قرآنی کا بیش بہا ذخیرہ

الاتقان فی علوم القرآن

حصہ دوم

فہمِ قرآن کے لیے اہم اور بنیادی کتاب

تالیف

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

۸۴۹ھ ——— ۹۱۱ھ

یہ جواہر پارہ علامہ سیوطیؒ نے صدہا کتب کے وسیع و عمیق مطالعہ کے بعد ترتیب دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اُمتِ مُسلمہ کے تمام طبقات میں قبولیتِ عامہ نصیب فرمائی اور آج قرآنِ حکیم کا ہر ادنیٰ و اعلیٰ طالب اس عظیم کتاب کا محتاج ہے۔ جناب مولانا محمد حلیم صاحب انصاری کے قلم سے اس کا مستند اردو ترجمہ تزئین و ترتیب کے ساتھ پیشِ خدمت ہے

ادارہ اسلامیات لاہور

پہلی بار عکسی طباعت ——— ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ، اگست ۱۹۸۲ء
باہتمام ——— اشرف برادران سلّمہم الرحمٰن
ناشر ——— ادارۂ اسلامیات، لاہور
طباعت ——— نفیس پرنٹرز، لاہور
ضخامت جلد دوم ——— کل صفحات بمع فہرست مضامین ۵۴۴
قیمت کامل سیٹ ——— ۲ جلد مجلّد روپے

ملنے کے پتے

ادارۂ اسلامیات، ۱۹۰۔ انار کلی لاہور نمبر ۲
دار الاشاعت، اُردو بازار کراچی نمبر ۱
ادارۃ المعارف ڈاکخانہ دار العلوم کراچی نمبر ۱۴
مکتبہ دار العلوم، دار العلوم کراچی نمبر ۱۴

اُخنوخ بن یرادبن مَہلائیل بن اُنوش بن قینان ابن شعیبؑ بن آدم علیہ السلام ہیں۔ اور وہب بن منبہ کا بیان ہے:" ادریس علیہ السلام۔ نوح ؑ کے جد ہیں جن کو خنوخ کہا جاتا ہے اور یہ نام سُریانی زبان کا اِسم ہے۔ اور ایک قول ہے کہ نہیں یہ اسم عربی زبان کا لفظ اور درس سے مشتق ہے جس کی وجہ یہ تھی کہ ادریس علیہ السلام صحفِ آسمانی کا درس بکثرت دیا کرتے تھے"۔ اور مستدرک میں ایک کمزور سی سند کے ساتھ حسن سے بواسطہ سَمُرہ مروی ہے کہ انہوں نے کہا "نبی اللہ ادریس سفید رنگ دراز قامت۔ بڑے پیٹ والے۔ اور چوڑے سینہ والے تھے۔ اُن کے جسم پر بال بہت کم تھے اور سر پر بکثرت بال تھے۔ اُن کی ایک آنکھ دوسری آنکھ سے بڑی تھی۔ اور اُن کے سینہ میں ایک سفید داغ تھا جو مرض برص کا داغ نہ تھا۔ پھر جب کہ اللہ پاک نے اہل زمین کے ظلم اور احکام الٰہی میں تعدی کرنے کی نہایت بُری حالت دیکھی تو ادریسؑ کو چھٹے آسمان پر اُٹھا لیا۔ اور وہ اسی امر کی بابت فرماتا ہے "وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا"۔ اور ابن قتیبہ نے ذکر کیا ہے کہ "جس وقت ادریس علیہ السلام آسمان پر اُٹھا لئے گئے ہیں اُسوقت اُن کا سن تین سو پچاس سال کا تھا"۔ اور ابن حبان کی صحیح میں آیا ہے کہ" ادریس علیہ السلام نبی رسول تھے۔ اور وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے قلم سے کتابت ایجاد کی۔ اور مُستدرک میں ابن عباسؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ" نوح علیہ السلام اور ادریس علیہ السلام کے مابین ایک ہزار سال کی مُدت کا فاصلہ تھا"۔ +

(۴) ابراہیم:- جوالیقی کہتا ہے یہ ایک قدیم اسم ہے اور عربی نہیں۔ اہل عرب نے اس کا تکلم کئی وجوہ پر کیا ہے جن میں سے مشہور تر وجہ ابراہیم علیہ السلام ہے۔ اور اُنہوں نے اِبْرَاهَم بھی کہا ہے قراءت سبعہ میں اُس کو اِبْرَاہم حذف یا کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ اور اَبْرَہَم سُریانی اسم ہے اُس کے معنی ہیں" اَب رَحیم" مہربان باپ۔ اور کہا گیا ہے کہ اَبْرَہَم اَلْبَرْہَمَۃُ سے مشتق ہے۔ اور اس کے معنی ہیں شِدَّةُ النَّظَر۔ اس بات کی حکایت کرمانی نے اپنی کتاب العجائب میں کی ہے ابراہیم علیہ السلام آزر کے بیٹے ہیں آزر کا نام تارِخ (تا اور را مفتوحہ اور آخر میں حاء مہملہ تھا۔ وہ ناخور (نون اور حاء مہملہ مضمومہ کے ساتھ) کا فرزند تھا۔ اور ناحور۔ شاروخ کا بیٹا ہے۔ اِبن راغو ابن فالخ ابن عابر ابن شالخ۔ ابن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام"۔ واقدی کا قول ہے" ابراہیم تخلیق آدم علیہ السلام کے بعد دو ہزار سال کے انتہائی سرے پر پیدا ہوئے۔ اور مُستدرک میں ابن المسیب کے طریق پر ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے کہا:" ابراہیمؑ نے ایک سو بیس سال کے بعد ختنہ کرایا تھا اور وہ دو سو سال کی عمر پاکر فوت ہوئے"۔ اور نووی وغیرہ نے ایک قول کی حکایت کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام ایک سو چھتر سال زندہ رہے تھے۔+

(۵) اسماعیل:- جوالیقی کا قول ہے کہ یہ نام آخر میں ان کے ساتھ اسماعین بھی کہا جاتا ہے

کی گئی ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں ایک ہی قوم ہیں۔ اور پہلے راوی یعنی ابن اسحٰق نے اس نقل سے احتجاج کیا ہے جس کی تخریج اسدی اور عکرمہ سے کی گئی ہے کہ ان دونوں صاحبوں نے کہا ہے خدا تعالےٰ نے بجز شعیب علیہ السلام کے اور کسی پیغمبر کو دو مرتبہ نبوت کے ساتھ مبعوث نہیں فرمایا۔ ان کو ایک بار قوم مدین کیطرف بھیجا۔ اور اس قوم پر اللہ پاک نے ڈراونی صدا مسلط کی اور وجہ نافرمانی اور دوسری دفعہ شعیبؑ اصحاب الایکہ کیطرف نبی بنا کر بھیجے گئے۔ اور ان لوگوں نے بھی نافرمانی کے عقاب میں (یوم الظلہ (سایہ کا دن) ان کے سروں پر پہاڑ جھک کر سائبان کیطرح بن گیا تھا۔ اور آخر وہ گر پڑا۔ جس کے نیچے سب لوگ دب کر رہ گئے (ترجمہ) کا عذاب بھگتا۔ اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں عبداللہ بن عمرو رضی کی حدیث سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ "قوم مدین اور اصحاب الایکہ دو قومیں تھیں اور خدائے پاک نے ان دونوں قوموں کی ہدایت کے لئے شعیب علیہ السلام کو مبعوث بہ نبوت فرمایا تھا۔ ابن کثیر کہتا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کے رفع (مرفوع بنانے) میں بھی کلام ہے۔ ابن کثیر ہی کہتا ہے کہ اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ شعیب علیہ السلام تین قوموں کی جانب نبی مبعوث ہوئے تھے اور تیسری قوم اصحاب الرسّؑ تھے +

(۱۳) موسیٰؑ: یہ عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوبؑ کے بیٹے تھے۔ ان کے نسب میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور موسیٰ سریانی زبان کا اسم ہے۔ اور ابو الشیخ نے عکرمہ کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ موسیٰؑ کا نام موسیٰ اس لئے رکھا گیا کہ وہ درخت اور پانی کے مابین ڈالے گئے تھے چنانچہ قبطی زبان میں پانی کو "مو" اور درخت کو "سا" کہتے ہیں۔ اور حدیث صحیح میں ان کی صفت یوں آئی ہے کہ وہ گندم رنگ، موزوں قامت اور گھونگھر یالے بالوں والے تھے گویا وہ قبیلہ شنوءہ کے آدمی تھے۔ ثعلبی کا قول ہے کہ وہ ایک سو بیس سال زندہ رہے +

(۱۴) ہارونؑ: موسیٰ علیہ السلام کے حقیقی بھائی تھے اور ایک قول میں آیا ہے کہ صرف ماں جائے بھائی تھے۔ یہ دونوں قول کرمانی اپنی کتاب عجائب میں بیان کرتا ہے۔ ہارونؑ موسیٰ سے زیادہ دراز قامت اور بدرجہ کے خوش بیان شخص تھے۔ اور وہ موسیٰ سے ایک سال قبل پیدا ہوئے تھے۔ اسراء (قصہ معراج) کی بعض احادیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پانچویں آسمان پر چڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں ہارونؑ موجود تھے ان کی داڑھی آدھی سیاہ تھی اور آدھی سفید اور اس قدر لمبی تھی کہ اس کے ناف کے قریب پہنچنے میں کوئی کسر نہیں رہتی تھی۔ میں نے کہا اے جبرئیل یہ کون ہے؟ جبرئیل نے جواب دیا اپنی قوم میں ہر دل عزیز اور محبوب ہارونؑ بن عمران یہی ہیں۔ اور ابن مسکویہ نے ذکر کیا ہے کہ عبرانی زبان میں ہارونؑ کے معنی ہر دلعزیز اور محبوب کے ہیں +

(۱۵) داؤدؑ: ایشا کے بیٹے تھے (الف بکسور یائے ساکن اور شین معجمہ کے ساتھ) اور ایشا بن

عُوبَد (بروزنِ جعفر) ابن بَاعَز ابنِ سَلمُون بن نَحشُون بن عمِی بن یارب ابن رام بن حَضرُون بن فَارض بن یَہُودا بن یعقوب تھے۔ ترمذی میں آیا ہے کہ داؤدؑ بڑے عبادت گزار تھے اُن کو تمام انسانوں سے بڑھ کر عابد کہنا چاہئے۔ اور کعب کا قول ہے کہ داؤدؑ کا چہرہ سُرخ تھا۔ سر کے بال سیدھے اور نرم تھے۔ رنگت گوری چٹی تھی۔ داڑھی طویل تھی اور اُس میں کسی قدر خم و پیچ پایا جاتا تھا۔ وہ خوش آواز اور خوش خُلق تھے اور خدا تعالےٰ نے اُن کو نبوت اور دُنیاوی سلطنت دونوں چیزیں اکٹھا عطا فرمائی تھیں"۔ نوِوی کا بیان ہے کہ اہلِ تاریخ کے قول سے داؤدؑ کا ایک سو برس زندہ رہنا معلوم ہوتا ہے از آنجملہ چالیس سال اُن کی حکمرانی کا زمانہ رہا۔ اور اُن کے بارہ فرزند تھے +

(۱۶) سُلیمانؑ۔ داؤدؑ کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ کعب نے بیان کیا ہے کہ وہ سُرخ سفید۔ گداز بدن کشادہ پیشانی سُتھرے اور خوش اندام شخص تھے اور اُن کے مزاج میں عجز و انکسار کی محمود صفت پائی جاتی تھی اُن کے والد ماجد داؤدؑ باوجود اِن کی کم سِنی کے بہت سے اُمُور میں اُن سے مشورہ لیا کرتے تھے جس کی وجہ سلیمانؑ کا وفورِ علم و دانش سے بہرہ ور ہونا تھا۔ ابن جبیر نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے کہا تمام دنیا کی سلطنت دو مؤمنوں کو ملی تھی سلیمانؑ اور ذوالقرنین کو اور دو کافروں نے تمام روئے زمین پر حکمرانی کی ہے نمرود اور بختِ نصر نے اہلِ تاریخ بیان کرتے ہیں کہ سلیمانؑ تیرہ [13] سال کی عمر میں تختِ سلطنت پر جلوس فرما ہوئے اور اپنے تاریخِ جلوس سے چار سال بعد بیتُ المقدس کی تعمیر آغاز کی اور ترپن سال کی عمر میں دنیا سے رِحلت فرما گئے +

(۱۷) ایوبؑ: ابن اسحاق کہتا ہے صحیح یہ ہے کہ وہ قوم بنی اسرائیل سے تھے۔ اور اُن کے نسب کے بارہ میں بجز اِس بات کے اور کوئی صحیح بات معلوم نہیں ہو سکی ہے کہ اُن کے والد کا نام اَبَیض تھا۔ اور ابن جریر نے کہا ہے کہ وہ اَیّوب بن مُوص ابن رُوح بن عیص بن اسحاقؑ ہیں۔ اور ابن عساکر نے حکایت کی ہے کہ ایوبؑ کی والدہ لُوطؑ کی بیٹی تھیں اور اُن کے والد اُن لوگوں میں سے تھے جو کہ ابراہیمؑ پر ایمان لائے تھے اور اِس اعتبار پر تو وہ موسیٰؑ سے قبل گزرے ہیں۔ اور ابن جریر نے کہا ہے کہ وہ شعیبؑ کے بعد تھے۔ اور ابن اَبی خیثمہ کا بیان ہے۔ کہ ایوبؑ نبی اللہ سلیمانؑ کے بعد ہوئے ہیں۔ اور جس وقت وہ مرض وغیرہ کی آزمائش میں ڈالے گئے اُس وقت اُن کی عمر ستر سال کی تھی اور ساٹھ سال کی مدت تک وہ بلا میں مبتلا رہے اور دو قول اِس مُدت کے تیرہ [13] اور تین [3] سال ہونے کی بابت بھی آئے ہیں۔ اور طبرانی نے روایت کی ہے کہ ایوبؑ کی مدتِ عمر ترانوے [93] سال تھی +

(۱۸) ذُوالکِفلؑ:۔ بیان کیا گیا ہے کہ وہ ایوبؑ کے بیٹے تھے۔ وہب سے کتاب مستدرک میں مروی ہے کہ اللہ پاک نے ایوبؑ کے بعد اُن کے فرزند بشر بن ایوبؑ کو مبعوث بہ نبوت فرمایا اور اُنکا نام ذُوالکِفل رکھا۔ اُن کو حکم دیا کہ مخلوق کو میری توحید خدا کے ایک ماننے کی دعوت دو۔ وہ تمام عمر وقت

وفات تک شام میں مقیم رہے اور اُنہوں نے چھتیس سال عمر پائی۔ اور کرمانی کی کتاب العجائب میں آیا ہے کہ ذو الکفل کے بابت کئی مختلف اقوال آئے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ وہ الیاس ہی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ وہ یوشع بن نون ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ ایک نبی ہیں جن کا نام ہی ذو الکفل تھا۔ اور ایک قول یہ ہے کہ وہ ایک مرد صالح تھے انہوں نے چند باتوں کی کفالت اور ذمہ داری کی تھی۔ اور پھر اُن کو پوری طرح نباہ بھی دیا تھا اس لئے یہ نام پڑ گیا۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ زکریا علیہ السلام ہیں جن کا ذکر قولہ تعالےٰ "وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا" میں آیا ہے۔ اور ابن عساکر کہتا ہے کہ ایک قول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک نبی تھے اور اللہ پاک نے اُن کے لئے یہ کفالت فرمائی تھی کہ اُن کے عمل میں دوسرے انبیاء علیہم السلام کے اعمال سے دوگنا اجر عطا فرمائیگا۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ کوئی نبی نہ تھے بلکہ بات یہ تھی کہ الیسع علیہ السلام نے اُن کو اپنا خلیفہ بنایا تھا۔ اور انہوں نے اُن سے یہ کفالت کی تھی کہ دن کو روزہ رکھا کرینگے۔ اور شب کو عبادت الٰہی کرتے رہیں گے۔ اور کہا گیا ہے کہ نہیں بلکہ اُس نے یہ ذمہ داری کی تھی کہ ہر روز ایک سو رکعت نماز پڑھا کریگا۔ اور ایک قول میں آیا ہے کہ وہ الیسع ہیں اور اُن کے دو نام ہیں +

(۱۹) یُونس: یہ متّی کے بیٹے ہیں۔ اور عبد الرزاق کی تفسیر میں آیا ہے کہ متّی اُن کی والدہ کا نام تھا اور ابن حجر کہتے ہیں کہ یہ قول اُس حدیث کی شہادت سے مردود ہے جو کہ ابن عباس رض سے صحیح میں مروی ہے اور اُنہوں نے یُونس علیہ السلام کی نسبت اُن کے باپ کی طرف کی ہے۔ پس یہی بات صحیح تر ہے۔ اور مجھ کو کسی خبر میں یونس علیہ السلام کے اتصال نسب کا پتہ ہی نہیں حاصل ہوئی ہے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ یُونس ایرانی ملوک الطوائف کے زمانہ میں تھے۔ ابن ابی حاتم نے مالک سے روایت کی ہے کہ یُونس علیہ السلام مچھلی کے شکم میں چالیس روز تک رہے تھے۔ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے سات دن کی بابت روایت آئی ہے۔ اور قتادہ رضی اللہ عنہ تین ہی دن کی بابت کہتے ہیں۔ اور شعبی سے مروی ہے کہ یونس علیہ السلام کو مچھلی نے چاشت کے وقت نگل لیا تھا اور شام کو انہیں پھر اُگل دیا۔ لفظ یُونس علیہ السلام میں چھ لغتیں ہیں۔ نون کی تثلیث (تینوں حرکات فتحہ ضمہ۔ اور کسرہ کے ساتھ پڑھنا) واؤ اور ہمزہ دونوں کے ساتھ اور مشہور قراءت ضمہ نون کے ساتھ ہے مع واؤ۔ کے اَبُوحَیان کہتا ہے طلحہ بن مصرف نے یونس اور یوسف۔ کسرہ کے ساتھ قراءت کی ہے اور مراد یہ لی ہے کہ ان دونوں لفظوں کو انس اور اسف سے مشتق قرار دے۔ مگر یہ قراءت شاذ ہے +

(۲۰) الیاسؑ: ابن اسحق نے کتاب المُبتدا میں بیان کیا ہے کہ وہ الیاس بن یاسین بن فنحاص بن العیزار بن ہارون (موسیٰ علیہ السلام کے بھائی) ابن عمران ہیں۔ اور ابن عسکر نے بیان کیا ہے" القبتی نے حکایت کی ہے کہ الیاس علیہ السلام یُوشع علیہ السلام کے سبط (کنبہ) سے ہیں"۔ وہب نے کہا ہے کہ الیاسؑ کو بھی ویسی ہی جاوداں عمر عطا ہوئی ہے جیسی کہ خضرؑ کو اور وہ زمانہ کے اخیر (قیامت کے قرب) تک باقی رہیں گے۔

"لدیغ" (مار گزیدہ) کو سلیم کہا جاتا ہے۔

(۲۴) عیسیٰ علیہ السلام: ابن مریمؑ بنت عمران۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو بغیر باپ کے پیدا کیا۔ اُن کے حمل میں رہنے کی مُدت ایک ساعت تھی اور کہا گیا ہے کہ وہ تین ساعتیں حمل میں رہے۔ پھر ایک قول چھ ماہ اور دوسرا قول نو ماہ تک حمل میں رہنے کا بھی ہے۔ اُن کی والدہ مریمؑ ان کی ولادت کے وقت دس سال کی اور بہ قول بعض پندرہ سال کی تھیں۔ عیسیٰؑ آسمان پر اُٹھا لئے گئے۔ رَفع (آسمان پر اُٹھائے جانے) کے وقت اُن کی عمر **۳۳ سال** تھی اور حدیثوں میں آیا ہے کہ وہ پھر آسمان سے اُتریں گے، دجّال کو ماریں گے، شادی کریں گے، اُن کے اولاد ہوگی، وہ حج کریں گے اور رُوئے زمین پر سات سال تک ٹھہریں گے پھر وفات پائیں گے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے برابر حجرۂ صدیقہؓ میں مدفون ہوں گے۔ حدیث صحیح میں اُن کا حُلیہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ وہ متوسط القامتہ اور سُرخ وسفید ہیں۔ ان کی شباہت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ کسی حمام سے برآمد ہوئے ہیں۔ عیسیٰ عبرانی یا سُریانی اسم ہے۔

فائدہ: ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا "نبیوں میں سے بجز حضرت عیسیٰؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی ایسا نہیں تھا جس کے دو نام ہوئے ہوں"۔

(۲۵) محمد صلی اللہ علیہ وسلم: قرآن میں آپ کے بکثرت نام لئے گئے ہیں۔ ازاں جملہ دو نام محمدؐ اور احمدؐ ہیں۔

فائدہ: ابن ابی حاتم نے عمرو بن مُرّہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا "پانچ نبیوں کا نام اُن کے عالم وجود میں آنے سے قبل ہی رکھ دیا گیا ہے:

۱۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم، قولہ تعالیٰ "وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ" میں "احمدؐ" ہے۔

۲۔ یحییٰ علیہ السلام، قولہ تعالیٰ "اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى" میں "یحییٰ" نام ہے۔

۳۔ عیسیٰ علیہ السلام، قولہ تعالیٰ "مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ" میں

۴۔ ۵) اسحٰق اور یعقوب علیہما السلام، قولہ تعالیٰ "فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ" میں مذکور ہے۔

راغب نے کہا ہے "عیسیٰؑ نے جو بشارت ہمارے نبی کریمؐ کے لئے دی ہے اس میں "احمدؐ" کا لفظ اس بات پر آگاہ کرنے کے لئے خاص طور سے ذکر کیا گیا کہ وہ آنے والا نبی عیسیٰؑ اور ان کے قبل گزر جانے والے تمام انبیا علیہم السلام میں سب سے احمد (زیادہ حمد والا) ہوگا۔

قرآن میں ملائکہ (فرشتوں) کے ناموں میں سے "جبریلؑ" اور "میکائیل" کے نام آئے ہیں اور ان دونوں اسموں کے تلفظ میں کئی لغتیں ہیں:

جِبْرِیل: (جیم اور را کے کسرہ کے ساتھ بغیر ہمزہ کے) **جَبْرِیل:** (فتحہ جیم اور کسرہ را کے ساتھ بلا ہمزہ) **جَبْرَائِیل:** (الف کے بعد ہمزہ لاکر) **جَبْرَایِیل:** (دونوں ہی بغیر ہمزہ کے) **جَبْرَئِیل:** (بغیر الف کے محض ہمزہ اور یا کے ساتھ) اور **جَبْرِیلّ:** (لام مشدد کے ساتھ) اس طرح بھی قرأت میں آیا ہے۔ ابن جنی نے

کہا ہے کہ "جبرئیل" کی اصل "گوریال" (کوریال) تھی کثرتِ استعمال اور معرب بنائے جانے کی وجہ سے اس کی صورت بدل کر یہ ہوگئی جو تم دیکھتے ہو۔

میکاییل کی قرأت بغیر ہمزہ کے اور میکئیل (ہمزہ کے ساتھ) اور میکال (الف کے ہمراہ) ہوئی ہے۔

ابن جریرؒ نے عکرمہؒ کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا جبریل، عبداللہ اور میکائل، عبیداللہ کے ہم معنی ہیں اور ہر ایک ایسا اسم جس میں ایل کا لفظ ہے وہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کرنیوالے کے معنی میں ہے اور اسی راوی نے عبداللہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا "ایل" عبرانی زبان میں اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں اور ابن ابی حاتم نے عبدالعزیز بن محمدؒ سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ "جبریل" کا اسم خادم اللہ کے معنی رکھتا ہے۔

فائدہ: ابوحیوۃ نے "فَارْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا" تشدید کیساتھ پڑھا ہے۔ ابن مہرانؒ نے اسکی تفسیر یوں کی ہے کہ روّح مشدد جبریل کا ایک نام ہے۔ اس قول کو کرمانی نے اپنی کتاب "**العجائب**" میں نقل کیا ہے۔ **ہارُوت** اور ماروت بھی ملائکہ کے نام ہیں جو قرآن میں آئے ہیں۔ ابن ابی حاتم نے علیؓ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا "ہاروت اور ماروت دو فرشتے ہیں آسمان کے فرشتوں میں سے۔ میں نے ان دونوں فرشتوں کے قصّے کو ایک جداگانہ رسالہ میں لکھا ہے۔

الرّعد بھی فرشتہ کا نام قرآن میں آیا ہے۔ ترمذی میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ یہودیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "آپؐ ہم کو بتائیں کہ رعد کیا چیز ہے؟" آپؐ نے فرمایا "منجملہ فرشتوں کے ایک فرشتہ اور ابر پر موکّل ہے۔ ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے روایت کی ہے اس نے کہا رعد ایک فرشتہ ہے جو کہ تسبیح خوانی کرتا ہے۔" اور اسی راوی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ اُس سے رعد کے بارے میں سوال کیا گیا تو اُس نے کہا "کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ اللہ پاک فرماتا ہے وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ (اور رعد خدا تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اُس کی پاکی بیان کرتا ہے)۔

بَرق بھی ایک فرشتہ کا نام قرآن میں مذکور ہے کیونکہ ابن ابی حاتم نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ برق ایک فرشتہ ہے اس کے چار منہ ہیں۔ ایک انسان کا چہرہ دوسرا بیل کا چہرہ، تیسرا گدھ کا چہرہ اور چوتھا شیر کا چہرہ۔ جس وقت وہ اپنی دُم کو ہلاتا ہے پس وہی برق (چمک) ہوتی ہے۔

مَالِک فرشتہ دوزخ کا داروغہ ہے اور سجل بھی ایک فرشتہ ہے۔

ابن ابی حاتم نے ابوجعفر الباقر سے روایت کی ہے انہوں نے کہا "سجل" ایک فرشتہ ہے اور ہاروت اور ماروت اس کے اعوان (مددگاروں میں سے) تھے"۔ ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا "السجل" ایک فرشتہ ہے۔ السدی سے روایت کی ہے" اس نے کہا "سجل" ایک فرشتہ ہے جو کہ صحیفوں (نوشتوں یا اعمالناموں) پر موکل ہے۔

قَعید بھی فرشتہ کا نام ہے کیونکہ مجاہدؒ نے ذکر کیا ہے کہ یہ نام بدیوں کے لکھنے والے فرشتہ کا ہے۔ ابونعیم نے اس قول کی تخریج "کتاب الحلیہ" میں کی ہے۔ اسطرح یہ سب نو فرشتے ہوئے جن کا نام قرآن میں آیا ہے۔

ابن ابی حاتم نے کئی ایک مرفوع، موقوف اور مقطوع طریقوں سے یہ روایت کی ہے کہ ذوالقرنین بھی منجملہ فرشتوں کے ایک فرشتہ ہے اور اگر یہ قول صحیح ثابت ہو تو اس سے دس کی تعداد مکمل ہو جاتی ہے اور اس کے ماسوا ابن ابی حاتم ہی نے علی ابن ابی طلحہ کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے قولہ تعالیٰ "یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ" کے بارے میں فرمایا کہ "رُوح ایک فرشتہ ہے جو کہ تمام فرشتوں میں سے ازروئے خلقت (جسم) کے بہت بڑا ہے اور اب فرشتوں کی تعداد گیارہ ہو گئی ہے۔ پھر اس کے بعد میں نے دیکھا کہ راغب نے اپنی کتاب مفردات میں بیان کیا ہے کہ قولہ تعالےٰ هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ" میں جس "سَكِيْنَةَ" کا ذکر آیا ہے وہ ایک فرشتہ ہے جو کہ مومن کے دل کو تسکین دیتا اور اس کو امن (یا امن) عطا کرتا ہے۔ جیسا کہ روایت کی گئی ہے کہ "اِنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ" اور اب قرآن میں مذکورہ فرشتوں کے اسماء کی تعداد بارہ ہو گئی۔

صحابہ رض: صحابہؓ کے جو نام قرآن میں آئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔ زید بن حارثہؓ اور السجلؓ اُس شخص کے قول میں جو یہ کہتا ہے کہ السجل رسول اللہ ص کے کاتب (منشی اور محرّر) کا نام تھا۔ اس روایت کی تخریج ابوداؤد اور نسائی نے ابوالجوزاء کے طریق پر ابن عباسؓ سے کی ہے۔ انبیاء علیہم السلام اور رسولوں کے علاوہ قرآن میں دوسرے اگلے لوگوں کے یہ نام آئے ہیں: **عمران**: مریمؑ کے باپ اور کہا گیا ہے کہ موسےٰؑ کے باپ کا بھی یہی نام تھا اور مریمؑ کے بھائی ہارونؑ کے باپ کا نام ہے۔ یہ ہارونؑ موسیٰؑ کے بھائی نہیں ہیں جیسا کہ مسلم کی روایت کردہ حدیث میں آیا ہے اور وہ حدیث کتاب کے آخر میں بیان کی جائے گی۔ اور عزیزؑ اور تبعؑ ایک صالح آدمی تھا۔ جیسا کہ حاکم نے اس کی روایت کی ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ نبی تھے۔ اس بات کو کرمانی نے العجائب میں نقل کیا ہے۔ اور **لقمان**: کہا گیا ہے کہ وہ نبی تھے اور اکثر لوگ اس قول کے مخالف ہیں۔ یعنی لقمانؑ کو نبی نہیں مانتے۔ ابن ابی حاتم وغیرہ نے عکرمہ کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا "لقمانؑ ایک حبشی غلام تھے اور بڑھئی کا کام کرتے تھے اور سورۂ **غافرؔ** میں **یوسفؑ** اور سورۂ مریمؑ کے آغاز میں **یعقوبؑ** کا ذکر آیا ہے وہ دونوں بھی مذکورہ سابق بیان کے مطابق نبی نہ تھے اور اُن کے نام قرآن میں مذکور ہیں۔ اور **تقی**: قولہ تعالیٰ "اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا" میں کہا گیا ہے کہ یہ ایک ایسے آدمی کا نام تھا جو کہ مشہورِ عالم اور زبانِ زدِ خلائق تھا۔ یہاں مُراد یہ ہے کہ اگر تو نیک چلنی میں تقی کی طرح ہے تو میں تجھ سے پناہ مانگتی ہوں۔ اس بات کو ثعلبی نے ذکر کیا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ تقی ایک شخص کا نام تھا جو کہ عورتوں کو چھیڑا کرتا تھا اور کہا گیا ہے کہ وہ مریمؑ کا ابن عم (چچازاد بھائی) تھا، جبریلؑ ان کے پاس اسی کی صورت میں آئے تھے۔ یہ دونوں قول الکرمانی نے اپنی کتاب "العجائب" میں بیان کئے ہیں۔ قرآن کریم میں منجملہ عورتوں کے ناموں کے صرف ایک نام حضرت مریمؑ کا آیا ہے اور کوئی دوسرا نام مذکور نہیں ہوا۔ اس بات میں ایک نکتہ ہے جو کہ کنایہ کی نوع میں پہلے بیان ہو چکا ہے۔ عبرانی زبان میں مریم کے معنی ہیں خادم اور کہا

یگا ہے کہ اس کے معنی ہیں وہ عورت جو کہ نوجوانوں کے ساتھ لگاوٹ کی باتیں کرتی ہو۔ یہ دونوں قول کرمانی نے بیان کئے ہیں اور کہا گیا ہے کہ قولہ تعالےٰ "اَتَدۡعُوۡنَ بَعۡلًا" میں لفظ بعل ایک عورت کا نام ہے جس کی بہت سے لوگ عبادت کرتے تھے (یعنی دیوی مانتے تھے) یہ بات ابن عسکر نے بیان کی ہے۔
قرآن پاک میں کافروں کے حسب ذیل نام آئے ہیں: **قارُونؔ**:۔ یقھر کا بیٹا تھا اور موسیٰؑ کا چچازاد بھائی جیسا کہ ابن ابی حاکم نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ **جالوتؔ اور ہامانؔ** اور **بُشریٰؔ** جو سورۂ یوسف میں ذکر کئے گئے ہیں۔ وارد (کنوئیں پر آنے والے) نے پکار کر "یَابُشۡرٰی هٰذَا غُلَامٌ" کہا تھا۔ یہ السدی کا قول ہے اور اس کی تخریج ابن ابی حاتم نے کی ہے۔ آزر یعنی ابراہیمؑ کے والد کا نام بھی اسی باب سے ہے اور کہا گیا ہے کہ اُس کا نام تارح تھا اور آزر لقب تھا۔ ابن ابی حاتم نے نے ضحاک کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے، انہوں نے فرمایا "ابراہیمؑ کے باپ کا نام، آزر نہ تھا۔ بلکہ اُس کا نام تارِح تھا اسی راوی نے عکرمہ کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے کہا آزر کے معنی ہیں صَنم (بُت)" اور مجاہد سے روایت کی ہے کہ اُس نے کہا "آزر ابراہیمؑ کے باپ نہ تھے۔ ازاں جملہ ایک نام النّسِیءُ بھی ہے۔

ابن ابی حاتم نے ابی وائل سے روایت کی ہے کہ اُس نے بیان کیا "بنی کنانہ کے قبیلہ سے ایک آدمی النّسِیءُ نامی گزرا ہے وہ ماہِ محرم کو ماہِ صفر بنا دیا کرتا تھا تاکہ اس طرح سے لُوٹ مار کے مال کو حلال بنا سکے۔ قرآن میں جنّات کے ناموں سے اُن کے جدِّ اعلیٰ ابلیسؔ کا نام آیا ہے۔ اس کے نام پہلے عزازیل تھا۔ ابن ابی حاتم وغیرہ نے سعید بن جبیر کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا "اُس کا نام پہلے عزازیل تھا۔" ابن جریرؒ نے السّدی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا "ابلیس کا نام حارث تھا۔" بعض علماء نے کہا ہے کہ عزازیل کے بھی یہی معنی ہیں (یعنی الحارث) اور ابن جریرؒ وغیرہ نے ضحاکؔ کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا "ابلیس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے اُس کو ہر ایک بہتری کی طرف سے بالکل مُبلس یعنی مایوس کر دیا ہے۔ ابن عسکر نے کہا ہے کہ ابلیسؔ کے نام کے بارے میں "قرۃ" کا لفظ بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس قول کو الخطابی نے بیان کیا ہے۔ ابلیسؔ کی کنیت ابوبکر دوس ہے اور کہا گیا ہے کہ "ابوقرۃ" اور بہ قول بعض "ابُومرہ" اور ایک قول میں "ابولبینیٰ" بیان کی گئی ہے۔ یہ اقوال السہیلی نے کتاب "روض الانف" میں ذکر کئے ہیں۔ قبائل کے ناموں کی قسم سے قرآن میں یاجُوج، ماجوج، عاد، ثمود، مدین، قریش اور روم کے نام آئے ہیں۔ اقوام کے اسماء جو کہ دُوسرے اسموں کی طرف مضاف ہیں وہ یہ ہیں:۔ قومِ نوح، قومِ لُوط، قوم تبّع، قومِ ابراہیمؑ اور اصحاب الایکۃ۔ اور کہا گیا ہے کہ اصحاب الایکۃ ہی مدین ہیں اور اصحاب الرّس قومِ ثمود کے باقی لوگ ہیں۔ یہ بات ابن عباسؓ نے کہی ہے۔ عکرمہ نے بیان کیا ہے کہ وہ اصحاب یاسین ہیں۔ قتادہؒ نے